اداریہ

انسانی کلوننگ پر انسانی تشویش

۲۷ دسمبر ۲۰۰۲ کو یہ خبر عالمی میڈیا کی اہم ترین خبر تھی کہ امریکہ میں سائنسدانوں نے ایک بچی کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے کی تصدیق کی ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے ذرائع کے مطابق جمعرات ۲۶ دسمبر ۲۰۰۲ کو رات ۱۱ بج کر ۵۵ منٹ پر، سات پاونڈ وزنی بچی نے کلوننگ کے عمل سے جنم لیا، یہ تجربہ بریٹی بوائسلر (Brigitte Boisselier) نامی ایک کیمسٹ اور ایک کمپنی کے CEO نے مل کر کیا۔ اور اس کلونڈ بچی کا نام EVE رکھا گیا ہے۔ کلوننگ کے ذریعہ بچی کی پیدائش ایک ۳۱ سالہ امریکی خاتون کی خواہش پر ہوئی جس نے اپنا DNA اس تجربہ کے لئے اس لئے دیا کہ اس کا شوہر اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ تھا۔ اس خبر کی اشاعت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ خبر آ گئی کہ اب ایک کلونڈ بچہ بھی تیار ہو گیا ہے، اور امریکہ کے بعض سابق صدور نے اپنے کلون تیار کرانے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اس خبر کی اشاعت کے بعد مذہبی اسکالرز کی طرف سے جو رد عمل سامنے آیا ہے اس کے مطابق CAIR امریکن اسلامک ریلیشنز کونسل (Council on Amiracan-Islamic Relations) نے اس عمل کی پرزور مخالفت کی ڈاکٹر مزمل حسین صدیقی (مسلم تھیولوجسٹ) نے انسانی کلوننگ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کلوننگ کو انسانوں کی پیدائش اور افزائش کے لئے استعمال نہیں کیا جانا چاہئے۔

آرگنائزیشن آف دی اسلامک کانفرنس کے اجلاس منعقدہ سوڈان میں انسانی کلوننگ پر گفتگو کرتے ہوئے اسلامی دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے وفود نے اس بات پر زور دیا کہ تمام اسلامی حکومتیں ایسے سائنسی تجربات پر پابندی عائد کریں جو انسانیت کی توہین و تذلیل کا باعث ہوں۔ مسلم اسکالرز نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ مسلم حکومتوں کو قانون سازی کر کے اپنی زمین ایسے تجربات کے لئے استعمال کئے جانے پر پابندی عائد کرنی چاہئے۔

ملائشیا کے علماء کی اعلیٰ سطحی کونسل نے انسانی کلوننگ کے تجربہ کی مذمت کرتے ہوئے مزید ایسے تجربات پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

تیونس کے وزیر صحت نے قاہرہ میں ہونے والی عرب لیگ کی وزراء صحت کی کانفرنس میں یہ مطالبہ کیا کہ عرب ممالک انسانی کلوننگ کے خلاف آواز اٹھائیں اور ایسے تجربات کی حوصلہ شکنی کریں۔ جبکہ عرب لیگ

سے وابستہ علماء نے انسانی کلوننگ کو خلافِ اسلام قرار دیتے ہوئے اس پر پابندی کا مطالبہ کیا ہے۔

متحدہ عرب امارات کے ڈاکٹرز نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کسی ایسے سائنس دان کو اپنی سرزمین استعمال نہ کرنے دے جو انسانی کلوننگ پر تجربات کرنا چاہتا ہو۔ جدہ میں پچاس سے زائد اسلامی ملکوں کے علماء کی ایک کانفرنس میں انسانی کلوننگ کی مذمت کی گئی اور اسے خلافِ شرع قرار دیا گیا۔ جدہ میں چھ روز تک جاری رہنے والی اس کانفرنس کا افتتاح خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد نے کیا تھا۔ کانفرنس میں مندوبین نے تقاریر و مقالات میں یہ بات زور دے کر کہی کہ اسلام سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے خلاف نہیں مگر ایسی ٹیکنالوجی اور ایسے تجربات جو غیر اخلاقی اور انسانیت کی تذلیل کا موجب ہوں ان کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

اردن میں علماء و سائنسدانوں نے انسانی کلوننگ کو خلافِ اسلام قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی ہے۔ جامعہ الازہر سے ایک فتویٰ جاری ہوا ہے جس میں انسانی کلوننگ کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

دریں اثناء ویٹی کن چرچ نے بھی انسانی کلوننگ کی مخالفت کرتے ہوئے اسے احمقانہ حرکت قرار دیا ہے۔

زرقا یونیورسٹی کے کلیہ شریعہ کے استاذ اور ڈین ڈاکٹر محمد عوض نے انسانی کلوننگ کو خلافِ شریعت قرار دیتے ہوئے اس پر پابندی کا مطالبہ کیا ہے۔

یونان کے آرچ بشپ نے آرتھوڈکس چرچ کی طرف سے کلوننگ کو انسانیت کے لئے خطرہ قرار دیتے ہوئے کہا " We ask the whole world to not to give this act any attention. Cloning could very well creat unhealthy children in the future." اس طرح دنیا کے تمام مسلم اسکالرز اور دیگر مذاہب کے رہنما انسانی کلوننگ کو انسانیت کے لئے خطرناک قرار دے رہے ہیں اور اس پر پابندی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ مگر اسی دنیا میں ایسے بھی انسان ہیں جو اسے فروغ دینے اور ہر صورت انسانی کلوننگ کے تجربات جاری رکھنے پر مصر ہیں۔ مذہب اور لا مذہبیت میں یہی فرق ہے کہ مذہب انسانوں کو انسانیت کے لئے مفید قواعد و ضوابط کا پابند رکھتے ہوئے ہر ترقی کی اجازت دیتا ہے جبکہ لا مذہبیت میں مطلق آزادی اور ہر مفید و مضر عمل کی اجازت ہوتی ہے۔ لا مذہبیت میں انسان خدا پرست ہونے کی بجائے خود پرست ہوتا ہے چنانچہ انسانی کلوننگ کے عمل کے پیچھے

بھی خدا پرستی کی بجائے خود پرستی کا جذبہ کارفرما نظر آرہا ہے کہ انسانی کلوننگ کے تجربات کرنے اور اسے فروغ دینے والے لوگوں کے پیشِ نظر انسانیت کی بھلائی سے زیادہ خود اپنی بھلائی (شہرت وعزت) ہے ۔ مذہب بیزاری یا دین سے دوری ہی انسانی تباہی کا باعث اور معاشرتی اقدار کی پامالی کا سبب ہے۔ مسلم اسکالرز یا دیگر مذہبی رہنما انسانی کلوننگ کی مخالفت اسی لئے کر رہے ہیں کہ اس سے معاشرتی اقدار کی پامالی اور انسانیت کی تذلیل کا اندیشہ ہے ۔ اس وقت علماء کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ مسلم عوام کو انسانی کلوننگ کے مضرات ومفاسد سے پوری طرح آگاہ کریں اور صرف مغرب کی مخالفت اور سائنس دانوں یا جینیٹکس کے ماہرین کو کوس کر خاموش نہ ہوجائیں ۔ عالمی سطح پر اس مسئلہ کو اس طرح پیش کیا جائے کہ یہ پوری انسانیت کا مسئلہ محسوس ہو نہ کہ صرف اسلام یا چند مذہبی لوگوں کا مسئلہ بن کر رہ جائے ۔ اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان نے گزشتہ دنوں اس پر خاص توجہ دیتے ہوئے اپنے اجلاس میں معزز اراکین سے علمی گفتگو کروائی ہے امید ہے کہ کونسل میں ہونے والی اس خالص علمی بحث کے نتائج جلد عوام کے سامنے آئیں گے جس سے قوم کی رہنمائی ہو سکے گی ۔

پیش کش .... ﴿پیش کش﴾ .... پیش کش

مجلسِ ادارت مجلّہ فقہ اسلامی ان تمام لکھنے والوں کو فی مضمون مبلغ ۵۰۰ سے ۱۵۰۰ روپے تک اعزازیہ پیش کرے گی جو اس مجلّہ کے لئے جدید فقہی مسائل پر تحقیقی مضامین تحریر فرمائیں گے۔

مضمون کے علمی و تحقیقی ہونے اور مجلّہ فقہ اسلامی میں اشاعت کے قابل ہونے کا تعین محققین / علماء کرام کی ایک کمیٹی کرے گی۔ مضمون پہلے کسی رسالہ، اخبار، کتاب، یا مجلّہ میں شائع نہ ہوا ہو نہ کسی کانفرنس یا سیمینار، یا ریڈیو یا ٹی وی وغیرہ میں پڑھا گیا ہو۔ مجلّہ فقہ اسلامی میں اشاعت کے بعد مضمون نگار کو اس کی کہیں بھی اشاعت کا حق حاصل ہوگا۔

مضمون کی ضخامت، معیار اور محنت کے لحاظ سے اعزازیہ کی رقم کا تعین بھی کمیٹی کرے گی۔ غیر فقہی مضامین قبول نہیں کئے جائیں گے۔ (مجلسِ ادارت)

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود وترمذی)

علماءِ کرام واہلِ قلم سے التماس

جناب کے علم میں ہے کہ پرانے اور چلتے چلاتے موضوعات پر لکھنے والوں کی کمی نہیں، جدید دور کے تقاضوں کے مطابق نئے اور اچھوتے موضوعات پر مواد کی ضرورت میں روزبروز اضافہ ہورہا ہے۔ علمی و تحقیقی مضامین لکھ کر عصرِ حاضر کی ضرورت کو پورا کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ دیوبندی بریلوی، شیعہ سنی اور دیگر مسلکی وگروہی اختلافات پر مشتمل رسائل ومضامین کے انبار ہیں، مگر مثبت لٹریچر نایاب یا بمشکل تمام ہی دستیاب ہے۔ ہماری اہلِ قلم سے درخواست ہے کہ حسبِ ذیل ودیگر جدید موضوعات پر مضامین تحریر رمائیں اور اپنا زورِ قلم علم وتحقیق کی روشنی میں مثبت مواد کی فراہمی میں صرف رماکر مجلہ فقہ اسلامی سے تعاون فرمائیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مختلف ممالک میں مسلم جہادی تنظیموں کے فدائی حملوں اور دیگر کاروائیوں کی شرعی حیثیت

۲۔ بیعولنٹ فنڈ سے استفادہ اور اس کے استعمالات کی شرعی حیثیت ......

۳۔ عالم اسلام میں یہودی وعیسائی مشنری تنظیموں کی سرگرمیوں کے حوالہ سے علماء ودین مدارس کی ذمہ داریاں اور ان کے پھیلائے ہوئے جال کے توڑ کی تجاویز؟

۴۔ اسلام پر دہشت گردی کا الزام عائد کرنے والے منفی لٹریچر کا تنقیدی مطالعہ اور تدارک کی تدبیر ؟

۵۔ عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق فقہی مواد کی تشکیل جدید کی صورت گری ؟

۶۔ گزشتہ سو برس میں علم فقہ پر ہونے والے اجتہادی کام کا جائزہ

۷۔ گزشتہ صدی کے پاکستانی سنی علماء کی فقہی خدمات کا ایک مفصل جائزہ

۸۔ جدید فقہی مسائل پر گزشتہ سو برس میں لکھنے والے پاکستانی علماء اور ان کی تالیفات کا تنقیدی جائزہ۔

۹۔ عصرِ حاضر میں تقلید اور اجتہاد کی حدود کا تعین اور اجتماعی اجتہاد کے امکانات کا جائزہ

۱۰۔ انقلاب ماہیت، انٹرنیٹ، زکوۃ، جبری شادی

۱۱۔ صحیح العقیدہ اسلامی ویب سائٹس Websites کا انڈکس اور ان میں موجود مواد کا تنقیدی جائزہ

۱۲۔ انٹرنیٹ پر موجود مخالفِ اسلام مواد کی نشاندہی اور اس کا تدارک

۱۳۔ گزشتہ صدی میں قائم ہونے والے مدارس عربیہ اسلامیہ کی عمومی خدمات کا تاریخی جائزہ

۱۴۔ قیام پاکستان سے اب تک دینی مدارس کے فارغ التحصیل علماء کی قابلِ ذکر ملکی وملی، دینی، سیاسی، اور بین الاقوامی خدمات کا جائزہ۔

(نور احمد شاہتاز)

☆ قال الامام الشافعی رحمہ اللہ تعالی : امن الناس علیّ فی الفقہ محمد بن حسن ☆